از عدالتِ عظمی[1]

تاریخ فیصلہ: 26 فروری، 1960

صاحبزادسید محمد امیر عباس عباسی ودیگراں

بنام

دی سٹیٹ آف مدھیابھارت ودیگراں

(بی پی سنہا، چیف جسٹس، جعفر امام، اے کے سرکار کے این وانچو اور جے سی شاہ، جسٹس صاحبان)

شخصی قانون- مُحافِظت کا حق-اگر آئینی داد رسائی کے ذریعے نافذ کیا جا سکتا ہے-آئین ہند، آرٹیکل 32-

پہلا درخواست گزار، جو مغربی پاکستان ہجرت کر گیا تھا، نے مدھیہ بھارت کی عدالت عالیہ میں درخواست گزار 2 اور 3، اپنے نابالغ بچوں کو، اس الزام پر عدالت کے سامنے پیش کرنے کی ہدایت کے لیے رٹ حاضری ملزم کے لیے درخواست دی کہ انہیں غلط طریقے سے قید کیا گیا تھا اور مذکورہ درخواست کو خارج کرنے پر، گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کے تحت رتلام کے ڈسٹرکٹ جج کے پاس درخواست کی کہ وہ مذکورہ نابالغوں کے شخص اور جائیداد کے محافظ کے طور پر ان کی تقرری کرے۔ ضلعی جج نے درخواست کو خارج کر دیا اور دوسرے مدعا علیہ کو اس طرح کا محافظ مقرر کیا۔ پہلے درخواست گزار نے ضلعی جج کے مذکورہ حکم کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل کی لیکن اس اپیل کو خارج کر دیا گیا۔ اس نے اس عدالت میں اپیل کرنے کی خاص اجازت کے لیے درخواست دی لیکن اس درخواست کو بھی خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد پہلے درخواست گزار نے درخواست گزار 2 اور 3 کے فطری محافظ کے طور پر آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت موجودہ درخواست دائر کی۔ اصل میں اس کا معاملہ یہ تھا کہ دوسرے مدعا علیہ کا مفاد نابالغوں کے مفاد کے خلاف تھا، کہ اس نے ان کی جائیداد کا غلط استعمال کیا تھا اور یہ کہ پہلا مدعا علیہ، ریاست مدھیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بھارت، نابالغوں کی جائیداد کی حفاظت کے لیے اقدامات کرنے کا پابند تھا جو وہ کرنے میں ناکام رہا تھا اور اس طرح اس نے خود کو نابالغوں کو ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے ذمہ دار قرار دیا تھا۔

قرار پایا گیا کہ درخواست مکمل طور پر غلط فہمی کا شکار تھی، اور اسے خارج کیا جانا چاہیے۔

عدالت آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال صرف آئین کے حصہ III کے ذریعہ ضمانت شدہ بنیادی حقوق کے نفاذ میں کر سکتی ہے۔ جہاں مجاز دائرہ اختیار کی عدالت کے فیصلے کی وجہ سے، درخواست گزار کا مبینہ حق موجود نہیں ہے اور اس لیے اس کی خلاف ورزی پیدا نہیں ہو سکتی، یہ عدالت مبینہ حق کے تحفظ کے لیے اس آرٹیکل کے تحت درخواست پر غور نہیں کر سکتی۔

قانون کے سامنے مساوات سے انکار یا قوانین کے مساوی تحفظ کا دعوی انتظامی کارروائی کے خلاف یا قانون سازی کے عمل کے خلاف کیا جا سکتا ہے لیکن مجاز دائرہ اختیار کی عدالت کے فیصلے کے خلاف نہیں۔

نہ ہی آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کرنے والے اس عدالت کے حکم کو آرٹیکل 32 کے تحت رٹ کی درخواست کے ذریعے روکا جا سکتا ہے۔

اصل دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 217، سال 1956

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پنڈت نانک چند۔

آئی این شراف، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

1960 فروری، 26.

عدالت کا فیصلہ شاہ جسٹس نے دیا۔

شاہ، جسٹس یہ صاحبزادہ سید محمد امیر عباس عباسی کی طرف سے دائر کی گئی عرضی ہے، جسے اس کے بعد اپنی طرف سے اور اپنے دو نابالغ بچوں، کمال عباس اور جہان زیب بانو کے فطری محافظ کے طور پر، ریاست مدھیہ بھارت (اب ریاست مدھیہ پردیش) کے خلاف درخواست گزار نمبر 2 اور 3 اور تین دیگر مدعا علیہان کو رٹ حاضر ملزم، حکم امتناعی، عدالتی پروانہ، ممانعت اور ریاست

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and integrity of this document

مدھیہ بھارت کو ہدایت دینے والی کسی بھی دوسری رٹ، ہدایت یا حکم کے لیے مناسب اجراء پروانہ یا اجراء پروانے کے لیے بھیجا جائے گا۔ نابالغ درخواست گزار 2 اور 3 کی جائیدادوں کا اختیار فوری طور پر سنبھالنا اور نابالغوں کو ہونے والے نقصان کی رقم کا تعین کرنا اور ریاست مدھیہ بھارت اور دیگر جواب دہندگان سے مطالبہ کرنا کہ وہ نابالغوں کی جائیدادوں کی حفاظت کرنے میں ناکامی پر اپنے متعلقہ فرائض کی انجام دہی میں لاپرواہی کی وجہ سے نابالغوں کو ضائع ہونے والی جائیداد کی پوری قیمت کی تلافی کریں، اور چوتھے مدعاعلیہ سے اس عدالت کے سامنے نابالغوں کو پیش کرنے کا مطالبہ کریں اور ہدایت کریں کہ نابالغوں کو کسی ایسے رشتے دار کی تحویل میں حوالے کیا جائے جو شخصی قانون کے تحت ان کی تحویل کے قابل ہو، اور ریاست مدھیہ بھارت کے چیف سکریٹری سے مطالبہ کریں کہ وہ اس کی مکمل تفصیلات پیش کریں۔ ٹرسٹ پراپرٹی کو دوسرے مدعاعلیہ کے حق میں جاری کیا گیا اور پہلے مدعاعلیہ کو ہدایت دی گئی کہ وہ 29 مارچ 1948 سے اس کی تحویل سے متعلق مکمل تفصیلات کے ساتھ اس کو سونپا گیا زیورات کا ڈبہ اس عدالت میں پیش کرے، اور یہ معلوم کرے کہ آیا مواد کا غلط استعمال کیا گیا ہے اور نابالغ درخواست گزاروں اور اس کی مقدار کو پہنچنے والے نقصان کا مزید پتہ لگائیں اور اس سلسلے میں مدعاعلیہان کی ذمہ داری کا اعلان کریں اور مزید راحت کے لیے جو عدالت مقدمے کے حالات میں منصفانہ اور مناسب قرار دے سکتی ہے۔

پہلی نظر میں، دعوی کردہ راحت آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت رٹ کی درخواست کے دائرہ کار میں نہیں ہیں۔ اس عدالت کو اس آرٹیکل کے تحت ہدایت، حکم یا رٹ جاری کرنے کا اختیار ہے، بشمول رٹ حاضر ملزم، حکم امتناعی، ، ممانعت، طلب سند اور عدالتی پروانہ کی نوعیت کی رٹ جو بھی کسی بھی بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے مناسب ہو؛ لیکن اس درخواست کے ذریعے، پہلا درخواست گزار اس عرضی پر دعوی کرتا ہے کہ مدعاعلیہان نے درخواست گزار 2 اور 3 کی جائیداد کا غلط استعمال کیا ہے، ایک رٹ یا رٹ جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ نابالغوں کو ہونے والے نقصان کا پتہ لگایا جائے اور اسے پورا کیا جائے اور اس عدالت سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ نابالغوں کی تحویل ان کے شخصی قانون کے مطابق فراہم کرے۔

درخواست کو جنم دینے والے حقائق یہ ہیں:

پہلے درخواست گزار نے 1940 میں نیئر جہاں بیگم سے شادی کی اور ان سے ان کے دو بچے ہوئے جو درخواست گزار 2 اور 3 تھے۔ نیئر جہاں بیگم کا انتقال سال 1943 میں ہوا اور درخواست

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گزار 2 اور 3 کی دیکھ بھال نیرّ جہاں بیگم کی والدہ مشرف جہاں بیگم نے کی۔ اپنے والد نیرّ جہاں بیگم سے کچھ قیمتی جائیداد وراثت میں ملی تھی اور اپنی والدہ مشرف جہاں بیگم سے شادی کے وقت انہیں کافی قیمت کا جہیز ملا تھا۔ 6 مارچ 1949 کو ان کی موت سے پہلے مشرف جہاں بیگم نے درخواست گزار 2 اور 3 کے فائدے کی کچھ جائیدادوں کے حوالے سے ٹرسٹ بنایا تھا۔ پہلی درخواست گزار نے نیرّ جہاں بیگم کی موت کے بعد دوسری شادی کی تھی اور اس شادی سے تین بچے تھے۔ مشرف جہاں بیگم کی زندگی کے دوران پہلے درخواست گزار نے درخواست گزار 2 اور 3 میں کوئی دلچسپی نہیں لی اور سال 1948 میں کسی وقت وہ مغربی پاکستان ہجرت کر گئے اور انہوں نے راولپنڈی میں رہائش اختیار کر لی۔ مشرف جہاں بیگم کی موت کے بعد، پہلے درخواست گزار نے مدھیہ بھارت عدالت عالیہ میں حاضر ملزم کی نوعیت کی رٹ کے لیے درخواست دی تاکہ درخواست گزار 2 اور 3 کو اس الزام پر عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت دی جا سکے کہ مؤخر الذکر کو غلط طریقے سے حراست میں لیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے ہدایت دینے سے انکار کر دیا اور حکم دیا کہ پہلا درخواست گزار، اگر ایسا مشورہ دیا جائے تو، مناسب راحت کے لیے گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کے تحت درخواست دے سکتا ہے۔ اس کے بعد پہلے درخواست گزار نے رتلام کے ضلعی جج کی عدالت میں اس حکم کے لیے درخواست دی کہ اسے درخواست گزار 2 اور 3 کے شخص اور جائیداد کا محافظ مقرر کیا جائے۔ 23 نومبر 1949 کو دوسرے مدعا علیہ، مشرف جہاں بیگم کے عم زاد سلطان حامد خان نے درخواست کی کہ انہیں درخواست گزار 2 اور 3 کی شخصیت اور جائیداد کا محافظ مقرر کیا جائے اور 5 دسمبر 1949 کے حکم سے ضلعی عدالت نے انہیں محافظ مقرر کیا اور پہلے درخواست گزار کی طرف سے دائر درخواست کو خارج کر دیا۔ ضلعی عدالت، رتلام کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف، اپیل نمبر 20، سال 5019 مدھیہ بھارت کی عدالت عالیہ میں دائر کی گئی تھی۔ یہ اپیل 29 مارچ 1954 کو خارج کر دی گئی۔ ایکٹ کے تحت اس عدالت میں اپیل کرنے کی خاص اجازت کے لیے درخواست۔ عدالت عالیہ کے اس حکم کے خلاف 136 کو 12 نومبر 1956 کو خارج کر دیا گیا۔

پہلے درخواست گزار نے، اس دوران، آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عدالت میں ان راحتوں کے لیے درخواست دی تھی جو پہلے ہی طے کیے جا چکے ہیں۔ اس درخواست پر، درخواست گزار 2 اور 3 کو فریق کے درخواست گزار کے طور پر شامل کیا گیا، پہلے درخواست گزار نے الزام لگایا کہ وہ ان کا فطری محافظ اور اگلا دوست ہے۔ ظاہر ہے، پہلا درخواست گزار نابالغ درخواست گزار 2 اور 3 کا اگلا دوست ہونے کا دعوی نہیں کر سکتا تھا، جو ان کی شخصیت اور جائیداد کا محافظ تھا جسے ضلعی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت رتلام نے مقرر کیا تھا، جب تک کہ یہ عدالت درج کی جانے والی وجوہات کی بنا پر یہ نہ سمجھے کہ یہ نابالغوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہے کہ پہلے درخواست گزار کو جیسا بھی معاملہ ہو کام کرنے یا مقرر کرنے کی اجازت دی جائے (مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 32، قاعدہ 4 کے مطابق)۔ پہلے درخواست گزار نے اس عدالت کا کوئی حکم حاصل نہیں کیا جس میں اسے درخواست گزار 2 اور 3 کے اگلے دوست کے طور پر کام کرنے کی اجازت دی گئی ہو حالانکہ ضلعی عدالت نے مدعاعلیہ نمبر 2 کو اپنا محافظ مقرر کیا تھا۔

پہلے درخواست گزار کی طرف سے دائر کی گئی درخواست ایک قدرے طویل دستاویز ہے ۔پہلے درخواست گزار نے دعوی کیا کہ دوسرے مدعاعلیہ کا مفاد جسے ضلعی عدالت نے محافظ مقرر کیا تھا، نابالغوں کے مفادات کے خلاف تھا، اور یہ کہ مؤخر الذکر، کسی بھی صورت میں، نابالغوں کا محافظ مقرر ہونے کے لیے نااہل تھا، کہ دوسرے مدعاعلیہ نے نابالغوں کی جائیداد کا غلط استعمال کیا تھا اور وہ نابالغوں کی دیکھ بھال نہیں کر رہا تھا اور ان کے مفادات کے خلاف کام کر رہا تھا اور ضلعی عدالت میں کارروائی 'جانبداری اور ملی بھگت اور عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کی وجہ سے خراب کی گئی تھی۔ درخواست گزار نے یہ بھی دعوی کیا کہ ریاست مدھیہ بھارت نابالغ درخواست گزار 2 اور 3 کی پوری جائیداد کی حفاظت کے لیے اقدامات کرنے کی پابند ہے، لیکن پہلے مدعاعلیہ نے ایسا کرنے میں لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اور اس طرح خود کو نقصان کی تلافی کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا۔

ان الزامات پر، پہلے درخواست گزار نے پیش کیا کہ نابالغ درخواست گزاروں کو شخصی قانون سمیت نافذ قوانین کے مساوی تحفظ سے محروم رکھا گیا تھا اور اسی کے مطابق ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا تھا اور اس طرح کے امتیازی سلوک کی وجہ سے ان کی جائیداد ضائع ہونے یا غلط استعمال ہونے کے سنگین خطرے میں تھی۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ انہیں شخصی قانون کے تحت ان کے حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا جو نابالغوں کو ان کے فطری محافظ کے طور پر چلاتے ہیں، صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے غیر ملکی شہریت حاصل کیا تھا۔

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، یہ عدالت نفاذ کے لیے راحت دے سکتی ہے، صرف آئین کے حصہ III کے ذریعے دیے گئے حقوق سے۔ شخصی قانون کے تحت اپنے نابالغ بچوں کی مُحافظِت کا پہلا درخواست گزار کا مبینہ حق آئین کی طرف سے ضمانت شدہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بنیادی حقوق میں سے ایک نہیں ہے۔ نہ ہی گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کے تحت مدعاعلیہ نمبر 2 کو نابالغوں کا محافظ مقرر کرنا نابالغوں کے خلاف امتیازی سلوک ہے۔ دوسرے مدعاعلیہ کو ایک مجاز عدالت کے حکم سے نابالغوں کا محافظ مقرر کیا گیا تھا، اور قانون کے سامنے مساوات سے انکار یا قوانین کے مساوی تحفظ کا دعوی انتظامی کارروائی یا قانون سازی کے عمل کے خلاف کیا جا سکتا ہے لیکن کسی مجاز ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف نہیں۔ کسی مجاز عدالتی ٹریبونل کے فیصلے سے ناراض شخص کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی اعلی ٹریبونل ہے تو اس کے ازالے کے لیے رابطہ کیا جائے۔ موجودہ معاملے میں، ضلعی عدالت کے دوسرے مدعاعلیہ کو نابالغوں کے شخص اور جائیداد کا محافظ مقرر کرنے کے حکم کے خلاف، عدالت عالیہ میں اپیل کو ترجیح دی گئی اور اس اپیل کو خارج کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس عدالت میں اپیل کرنے کی خاص اجازت کی درخواست بھی خارج کر دی گئی، اور ضلعی عدالت کا حکم حتمی ہو گیا۔ اگر، اس تاریخ سے جس پر نابالغوں کے محافظ کی تقرری کا حکم دیا گیا ہے، ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن کے لیے اس حکم میں ترمیم کی ضرورت ہے، تو پہلے درخواست گزار کا مناسب علاج یہ ہے کہ وہ اس طرف سے راحت کے لیے ضلعی عدالت میں درخواست دے اور آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت رٹ کے لیے اس عدالت سے رجوع نہ کرے۔ اس عدالت نے آرٹیکل 136 کے تحت اپیل کرنے کی خاص اجازت اجازت کی درخواست کو خارج کر دیا ہے؛ اور اس حکم کو آرٹیکل 32 کے تحت رٹ کے لیے درخواست کا سہارا لے کر نہیں روکا جا سکتا۔ آرٹیکل 32 کے تحت باب III کے ذریعے دیے گئے حق کے نفاذ کے لیے راحت صرف اس حق کے ثبوت اور اس کی خلاف ورزی پر دیا جا سکتا ہے، اور اگر، مجاز دائرہ اختیار کی عدالت کے ذریعے دعوی کردہ حق کو خارج کر دیا گیا ہے، تو اس حق کے نفاذ کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عدالت میں درخواست، سول عدالت کے عدالتی فیصلہ باوجود، منظور نہیں کی جا سکتی۔

پہلی درخواست گزار کی طرف سے جواب دہندگان کی ذمہ داری کا اندازہ لگانے کے لیے اس عرضی پر دعوی کی گئی راحت کہ انہوں نے یا تو جائیداد کا غلط استعمال کیا ہے یا لاپرواہی سے نابالغوں کی جائیداد کو نقصان پہنچایا ہے، مناسب طریقے سے تشکیل شدہ مقدمے میں حاصل کی جا سکتی ہے نہ کہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست میں۔ وہ جائیداد جس کے نابالغ حقدار ہیں یا ہو سکتے ہیں، اس کا تعین گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ کے تحت یا سول کورٹ میں مقدمے میں کیا جا سکتا ہے نہ کہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست میں۔ ہمارے فیصلے میں، درخواست مکمل طور پر غلط فہمی کا شکار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے اور اسے پہلے درخواست گزار کی طرف سے ذاتی طور پر قابل ادائیگی اخراجات کے ساتھ خارج کیا جانا چاہیے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and integrity of this document